سوال

(138)اسقاط حمل

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

میری بیوی کوپہلے ماہ کا حمل ہے میں کچھ گھریلو مجبوریوں کی وجہ سے حمل گروانا چاہتا ہوں کیا پہلے ماہ کا حمل گروانا صحیح ہوگا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون الوھاب

گھریلو مجبوریوں سے مراد اگر تو معاشی تنگی ہے توپھر اسقاط حمل ایک حرام عمل ہے کیونکہ رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے وہ ہر نفس کورزق مہیا کرتا ہے۔

اس سلسلے میں سعودی عرب کی کبار علماء کی کمیٹی نے درج ذیل فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ :

1- مختلف مراحل میں اسقاط حمل جائز نہیں لیکن کسی شرعی سبب اوروہ بھی بہت ہی تنگ حدود میں رہتے ہوئے۔

2- جب حمل پہلے مرحلہ میں ہوجوکہ چالیس یوم ہے اوراسقاط حمل میں کوئی شرعی مصلحت ہویا پھر کسی ضرر کو دور کرنا مقصود ہوتو اسقاط حمل جائز ہے، لیکن اس مدت میں تربیت اولاد میں مشقت یا ان کے معیشت اورخرچہ پورا نہ کرسکنے کے خدشہ کے پیش نظر یا ان کے مستقبل کی وجہ سے یا پھر خاوند بیوی کے پاس جواولاد موجود ہے اسی پر اکتفا کرنے کی بنا پر اسقاط حمل کروانا جائز نہیں۔

3- جب مضغہ اور علقہ (یعنی دوسرے اورتیسرے چالیس یوم) ہو تو اسقاط حمل جائز نہیں لیکن اگر میڈیکل بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ حمل کی موجودگی ماں کے لیے جان لیوا ہے اوراس کی سلامتی کے لیے خطرہ کا باعث ہے توپھر بھی اس وقت اسقاط حمل جائز ہوگا جب ان خطرات سے نپٹنے کے لیے سارے وسائل بروئے کار لائیں جائیں لیکن وہ کارآمد نہ ہوں۔

4- حمل کے تیسرے مرحلے اورچار ماہ مکمل ہوجانے کے بعد اسقاط حمل حلال نہیں ہے لیکن اگر تجربہ کار اورماہر ڈاکٹر یہ فیصلہ کریں کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی موجودگی ماں کی موت کا سبب بن سکتی ہے، اوراس کی سلامتی اورجان بچانے کے لیے سارے وسائل بروئے کار لائے جاچکے ہوں، توا س حالت میں اسقاط حمل جائز ہوگا۔

ان شروط کے ساتھ اسقاط حمل کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ بڑے نقصان سے بچا جاسکے اور عظیم مصلحت کو پایا جاسکے. (دیکھیں : فتاوی الجامعۃ: 1056/3)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3